از قلم مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی

پیرِ طریقت

مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر پاک و ہند کو عالمِ اسلام میں یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ اس سرزمین پر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے قدوم میمنت لزوم سے دینِ اسلام سے والہانہ محبت، اسلامی حمیت و غیرت کا چراغ روشن ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہوں یا خواجہ سید علی ہجویریؒ، حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کا فیضان ہو یا خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی تعلیمات ہوں، حضرت لعل شہباز قلندرؒ کی درخشندہ تاریخ ہو یا خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے کارنامے، سب اکابرین کی تاریخ ساز جدوجہد اور محنت و عرق ریزی نے انسانیت کے مردہ قلوب کو اسلام کی تابندہ روشنی سے منور کیا۔

عہدِ حاضر میں پوری دنیا کفر و ضلالت اور الحاد و مغربیت کی زد میں جاں بلب ہے۔ مسلم ممالک تک لادینیت کے زہر سے آلودہ ہیں۔ دہریت اور جدت طرازی نے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کی ثقافت و معاشرت اور تہذیب و تمدن کو تبدیل کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

خرافات و گمراہی کے ان مہیب سایوں، شرک و کفر اور بدعات و رسومات کے اندھیروں میں صرف ایک روشنی کی کرن اکابرینِ اسلاف اور اولیاء عظام کی تعلیمات کی صورت میں پوری ملتِ اسلامیہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

اہلسنت والجماعت کے تمام مکاتبِ فکر ولایت و ریاضت کے چار روحانی سلسلوں سے منسلک ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے سلسلہ قادریہ، خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ سے سلسلہ سہروردیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے سلسلہ چشتیہ، حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سلسلہ نقشبندیہ۔ برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں ذکرِ الٰہی صفائی قلب، تزکیۂ نفس اور انسانیت کی بہتری کی تعمیر کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔

ہم زیرِ نظر مضمون میں عہدِ حاضر کی ایک ایسی برگزیدہ ہستی اور عبقری صفت انسان کا تذکرہ کریں گے جو سلسلۂ نقشبندیہ کا درخشندہ ماہتاب ہے جس کی عطربیزی سے دنیا کے ۲۲ ممالک کے مسلمانوں کے قلوب معطر ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ نقشبندیہ کی یہ عظیم شخصیت اور لاکھوں مسلمانوں کے پیشوا حضرت پیر غلام حبیب نقشبندیؒ کے نام سے معروف ہیں۔ حال ہی میں جن کا سایہ اہلِ پاکستان کے سر سے اُٹھ گیا ہے۔ وہ لاکھوں مریدوں کو یتیم کر کے خلدِ بریں میں پہنچ چکے ہیں۔ آپ کے جنازے میں ایک لاکھ افراد شریک ہوئے۔ خانقاہ نقشبندیہ چکوال میں آج بھی اندرون اور بیرون ملک سے ہزاروں سوگواروں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

حضرت پیر غلام حبیب صاحبؒ ۱۹۰۳ء بمطابق ۱۳۲۲ھ کو موضع کرڈھی وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم میں قاری قمرالدین صاحبؒ سے حفظِ قرآن مکمل کیا۔ آخری تعلیم یعنی دورہ حدیث اور تفاسیر کی کتب شیخ الحدیث مولانا سید امیر فاضل دیوبند سے حاصل کی۔

تفسیرِ قرآن کے لیے آپ نے اپنے عہد کے نامور علماء اور جید اساتذہ کے فیضِ صحبت سے حظ وافر حاصل کیا۔

آپ کے ایک معتقد اور خصوصی شاگرد کے مطابق آپ نے ۱۹۴۲ء میں حرم کعبہ میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے تفسیرِ قرآن کے اہم رموز سیکھے۔ علاوہ ازیں علمِ تفسیر میں آپ نے نامور مفسر اور عہدِ حاضر کے نابغہ روزگار قرآنی علوم کے ماہر حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ سے شرفِ تلمذ پایا۔

چکوال میں آمد

۱۹۵۱ء میں آپ نے وطن مالوف کو خیرباد کہا اور مستقل طور پر چکوال

میں مقیم ہو گئے۔

حضرت پیر غلام حبیب نقشبندیؒ نے جن دنوں چکوال میں قدم رکھا پورا علاقہ معصیت وکفران اور ضلالت و غوایت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ چاروں طرف دین سے بے رغبتی، جہالت اور شرک وکفر کے مہیب سایے دراز تھے۔ صحابہ کرامؓ خلفاء راشدینؓ اور اہلبیت عظامؓ کا نام لینا اور ان کے فضائل بیان کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔

جہالت وکفر کی اس سیاہ وادی میں قدم رکھنے کے بعد آپ نے ایک جامع مسجد میں درس وتدریس اور ذکرِ الٰہی کی محافل کا آغاز کیا۔

رفتہ رفتہ ہجوم اور عقیدت مندوں کا قافلہ بڑھتا گیا۔ آپ نے تھوڑے عرصے بعد دارالعلوم حنفیہ کے نام سے ایک دینی مدرسہ کا آغاز کیا۔

تعلیمی امور کے ساتھ آپ نے اپنے دور کی بڑی دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مولانا پیر غلام حبیبؒ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بے مثال کردار ادا کیا۔ آپ نے علاقہ بھر میں قادیانیت کے کفر سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ خود طویل عرصے تک جیل کاٹی۔

سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق

چکوال میں تشریف آوری سے بہت قبل آپ نے مشہور روحانی سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق استوار کیا۔ اسی کے لیے آپ احمد پور شرقیہ (بہاولپور) تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے حضرت فضل علی قریشیؒ کے سلسلۂ عالیہ کے ایک چشم وچراغ حضرت پیر عبدالمالک صدیقیؒ نقشبندی سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ روحانی منازل طے کرتے ہوئے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے بے مثال ترقی حاصل کی اور اپنے مرشد کے خانوادہ سے خلافت کے خلعت سے مرصع ہوئے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے فروغ اور روحانیت کی اعلیٰ اقدار کو بامِ عروج تک پہنچانے کے لیے حضرت پیر غلام حبیب صاحب نے بے پناہ محنت کی۔ آپ کی عرق ریزی جہد مسلسل سعی پیہم ہی کا نتیجہ تھا کہ پاکستان اور غیر ملکوں سے

لاکھوں انسان آپ کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔ دیکھتے دیکھتے چکوال کی چھوٹی سی مسجد اور مختصر سا دینی مدرسہ برصغیر کی نامور خانقاہ بن گئی۔ پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں کسی خانقاہ سے اتنے لوگ منسلک نہیں ہوئے جتنے حضرت پیر غلام حبیب نقشبندیؒ کے حلقۂ ارادت میں لوگوں نے شرف بیعت پایا۔ آپ کو ایک نظر دیکھنے والا کوئی انسان آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ موصوف حسن وجمال اور قدرتی تاثیر کی بے پایاں دولت سے بہرہ ور تھے۔ دن رات میں ۲۲-۲۲ گھنٹے آپ وعظ وتلقین میں گزارتے۔ بڑھاپے کی عمر تک آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔

حضرت پیر غلام حبیبؒ سال بھر میں تین چار مرتبہ بیرون ملک دوروں کے لیے تشریف لے جاتے۔ امریکہ، برطانیہ، زمبیا، فرانس، فیجی، ماریشس، ملاوی اور ۲۲ اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں آپ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔

حال ہی میں جب سے آپ کی وفات کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے دنیا بھر سے آپ کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی کیفیت انتہائی قابلِ دید ہے جیسے ان کے سر سے حقیقی باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔

حضرت پیر غلام حبیب نقشبندی کے قائم کردہ دارالعلوم میں تین سو طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی زندگی ہی میں دارالعلوم اور خانقاہ کی پرشکوہ تعمیرات کی تکمیل ہو چکی ہے۔ چکوال کے پورے علاقے میں ایسے تعمیرات ناپید ہیں۔

آپ کی وفات ۱۰ ستمبر بروز جمعرات ۱۹۸۹ء کو ہوئی۔ دنیا بھر سے علماء، صلحاء، مشائخ، سیاست دان، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور عام مسلمانوں نے شرکت کی۔ حضرت پیر غلام حبیب نقشبندیؒ کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمٰن قاسمی کی دستار بندی ہوئی۔ اس تقریب میں ملک بھر کے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

فرمودات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

مہاجر وہ ہے جس نے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کو ترک کیا۔